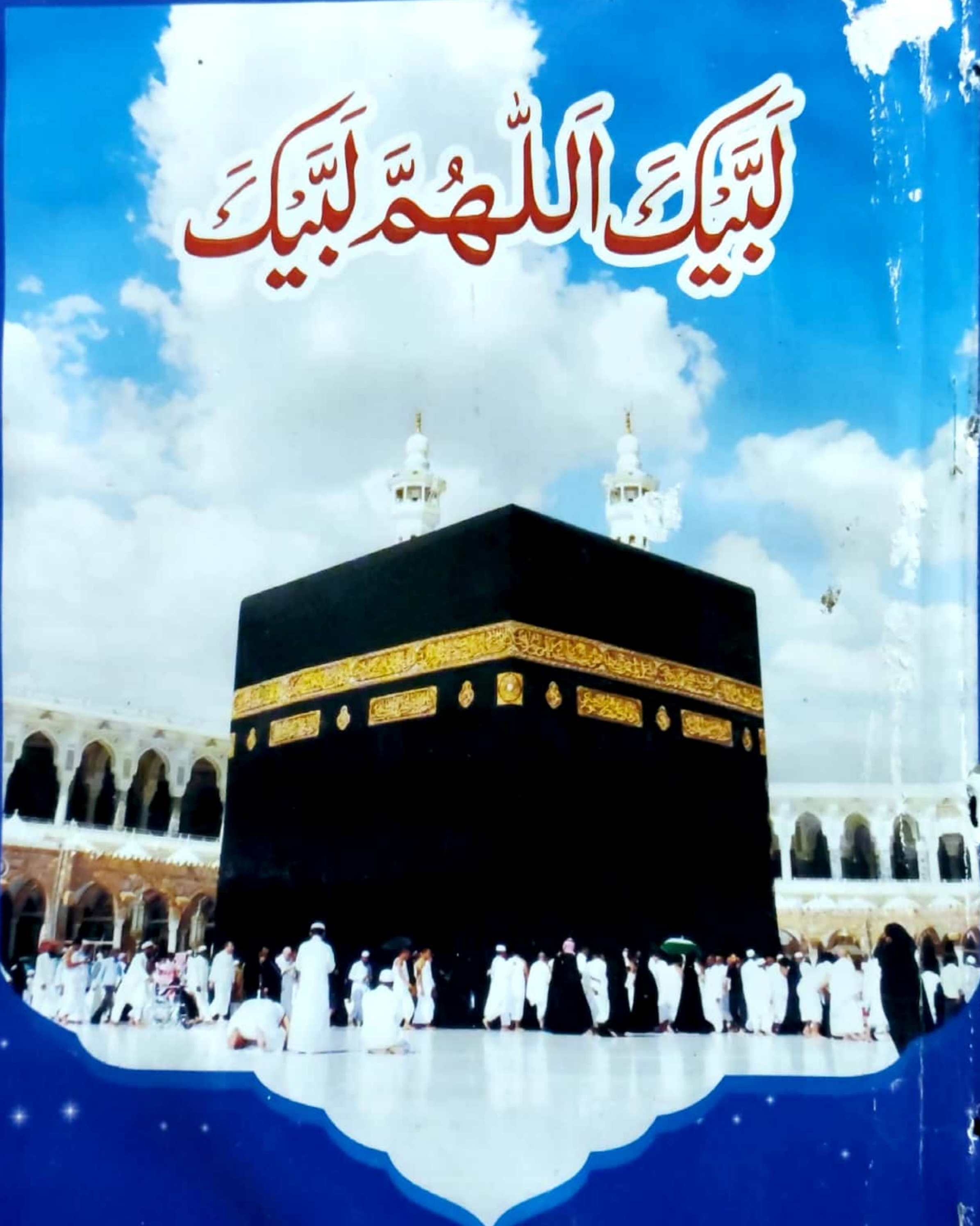
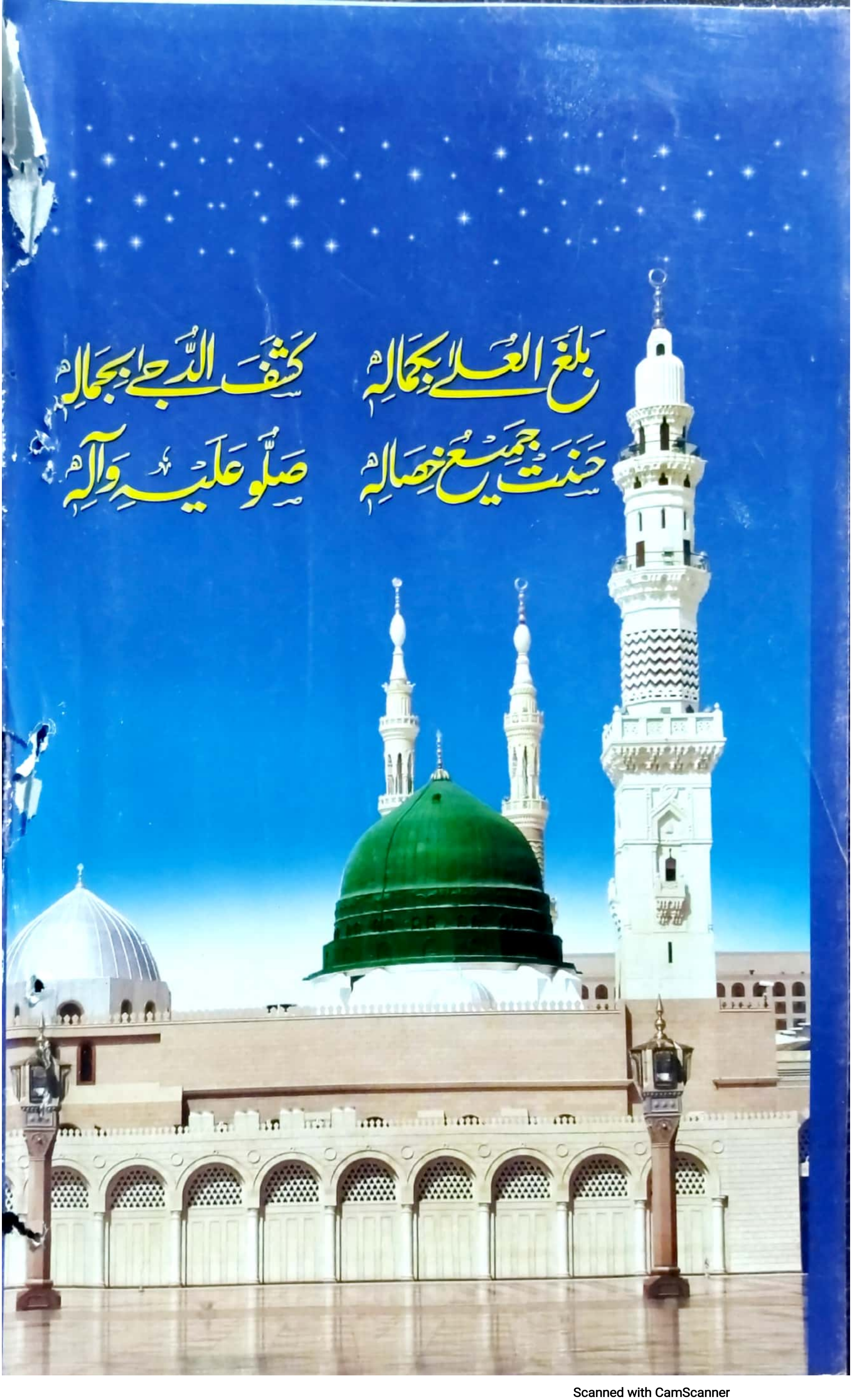
لبیک اللّٰھم لبیک



عازمین عمرہ کیلئے انمول تحفہ

پروفیسر حاجی عبدالرشید


بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلّوا علیہ وآلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور حکم مانو اللہ کا اور اُس کے رسُول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

عازمین عمرہ کیلئے انمول تحفہ

مؤلف

پروفیسر حاجی عبدالرشید

(دی بوریوالا کالج آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ سائنسز بورے والا)

نام کتاب　　　لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

مؤلف　　　پروفیسر حاجی عبدالرشید

اشاعت چہارم　　　ستمبر 2017ء

ہدیہ　　　فی سبیل اللہ

نوٹ:

جو حضرات اس کتاب کو بذریعہ ڈاک منگوانا چاہتے ہوں
مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کر کے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

پروفیسر حاجی عبدالرشید
قادریہ کالونی گگو منڈی
تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی
0300-7593195

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم
وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

علامہ اقبال نے کہا تھا۔

”رسم اذاں رہ گئی، روح بلالی نہ رہی“

اللہ کریم کے ہونے والے معزز مہمانو! عمرہ کو ایک رسم سمجھ کرادا نہ کریں۔ بلکہ اس کی روح کے مطابق ادائیگی کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو فیوض وبرکات اپنے مہمانوں کو عطا کرنے ہیں۔ وہ آپ بخوبی سمیٹ سکیں۔ عمرہ پر جانے سے پہلے حقوق العباد پورے کریں۔ جن دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں سے ناراضگی ہے۔ وہ دل سے دور کریں۔ جن سے ناراض ہوں ان کو معاف کر کے۔ اور جو لوگ آپ سے ناراض ہیں ان سے معافی تلافی کر کے پھر عازم سفر ہوں۔ تاکہ رب کریم آپ کے حقوق معاف کر کے آپ کو اپنی رحمتوں سے نواز دے۔ جب آپ واپس آئیں تو آپ کی دنیا بدل چکی ہو۔ ظاہر اور باطن پاک صاف ہو۔ اور بقیہ زندگی آپ اللہ اور اسکے رسولؐ کے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے گزاریں۔

اللہ اور اسکے رسولؐ کے گھر پہنچ کر یہ سوچیں کہ آپ کتنی بڑی جگہ آئے ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ نے خاص کرم کر کے اپنا مہمان بنایا ہے۔ وہاں ادب ملحوظ خاطر رہے۔ لوگ وہاں عبادت کو بھول کر فوٹو اور سیلفیاں بنانے لگ جاتے ہیں۔ یہ انتہائی بے ادبی کا فعل ہے۔ جہاں فرشتے بھی مودب ہوں، جن وملائیکہ بھی ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں وہاں حضرت انسان کو بھی مودب ہو کر رحمتیں اور برکتیں سمیٹنی چاہئیں کیونکہ۔۔۔

”ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں“

اولیاء کرام اور بزرگ تو ادب کی خاطر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جوتے بھی نہیں پہنتے تھے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ لیکن ہم ہیں کہ جوتے ہاتھ میں لیکر طواف کرتے ہیں۔ جوتوں سمیت مسجد نبوی ﷺ اور حتیٰ کہ ریاض الجنتہ داخل ہوتے ہیں۔ ہمیں عبادت کی بجائے جوتے کا فکر ہوتا ہے۔ بھائیو! ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے اپنی

عبادت کو ضائع ہونے سے بچایئے۔ جوتوں کو ان کی مخصوص جگہ رکھ کر اطمینان سے طواف بھی کریں اور مسجد میں اطمینان سے عبادت بھی کریں۔ خواتین خصوصی طور پر روضہ اقدس پر حاضری کے وقت بہت شور اور دھکم پیل کرتی ہیں۔ خدارا اس کام سے بچیں۔ مدینہ منورہ میں بالعموم اور مسجد نبویؐ میں بالخصوص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی آوازوں کو نہایت پست رکھیں اور آپ کے اقوال وافعال میں کسی قسم کی بے ادبی کا شائبہ بھی نہ ہونے پائے۔

حرمین طیبین کی زیارت ایسی عظیم سعادت ہے کہ اس پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے۔ زائر حرم کیلئے یہاں گزارے ہوئے چند لمحات زندگی کا حاصل ہیں اور عمر بھر کا سرمایہ ہیں۔ ہر وہ مقام جس کی نسبت ہمارے آقا ﷺ سے ہے بے حد متبرک ہے۔ زیر نظر کتاب میں ان مقامات کی تصاویر اور مختصر تعارف درج کیا گیا ہے۔ ان مقامات کی زیارت کر کے اپنے دلوں کو اللہ اور اسکے رسولؐ کی محبت سے منور فرمائیں۔ شاید دوبارہ آنا نصیب ہو یا نہ ہو۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو عمرہ کے تمام فیوض و برکات سے نوازے۔ اور اس کتاب کو پڑھنے والے، مرتب کرنے والے، کمپوزنگ کرنے والے حتیٰ کہ اس کتاب کو چھاپنے اور آپ کے ہاتھ تک پہنچنے میں جس نے جو بھی خدمت کی ہے رب کریم اسکو قبول فرمائے۔ اور ان سب کو دین و دنیا میں سرفراز فرمائے۔ آمین!

دعا گو

پروفیسر عبدالرشید

قادریہ کالونی گگو منڈی ضلع وہاڑی

عمرہ اور حج کی فضیلت

عمرہ چھوٹے حج کو کہتے ہیں یعنی حج اصغر۔ یہ افضل ترین عبادتوں میں شامل ہے۔ 8 ذی الحجہ سے 12 ذی الحجہ کے ایام حج کے علاوہ کسی وقت بھی مخصوص عبادتوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا عمرہ کہلاتا ہے۔

صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک بار عمرہ ادا کرنا سنت ہے اور ایک سے زیادہ کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک صاحب استطاعت کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرے کی ادائیگی واجب ہے۔

عمرہ کی فضیلت:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج وعمرے کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (یعنی حج وعمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے وچاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر مغفرت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ (ابن ماجہ)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (مسلم)

ایک حدیث شریف میں ہے۔ **"حج وعمرہ کرنے والا کبھی فقیر نہیں ہوتا"۔**

حج وعمرہ کرنے پر جیسے بیشمار فضائل ہیں ایسے ہی باوجود استطاعت اور طاقت کے حج وعمرہ نہ کرنا نہایت

سخت گناہ ہے۔اور اس پر بڑی وعیدیں ہیں۔
حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ وہ بیت اللہ جا کر واپس آسکے اور اسکے باوجود حج نہ کرے اسے اختیار ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے''۔
اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

گھر سے روانگی

اب آپ اپنے گھر سے روانہ ہو رہے ہیں وہ مبارک گھڑی آگئی جسکا بہت دنوں سے آپ کو انتظار تھا روانگی سے پہلے ہو سکے تو دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں نماز کے بعد سفر میں سہولت و عافیت کی گناہوں سے بچنے اور عمرہ کی قبولیت کی دعا کریں۔ نکلنے سے پہلے اپنا پورا سامان منظّم کرلیں ضروریات کا سامان لے لیں اور جو چیزیں ممنوع ہیں وہ بالکل نہ لیں تا کہ ائیر پورٹ اور کسٹم وغیرہ میں پریشانی نہ ہو۔اپنے سامان کو اچھی طرح پیک کر کے بیگ پر بڑے حروف میں پورا ایڈریس اور ملک کا نام لکھیں اور اپنے بیگ پر ایسی کوئی نشانی ضرور لگالیں کہ دیکھتے ہی پہچان جائیں۔

گھر سے دعا پڑھ کر نکلیں۔

''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه''

اگر دعا یاد نہ ہو تو صرف ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر نکلیں سواری کا پہلے سے انتظام رکھیں اور فلائیٹ سے کم از کم تین گھنٹے پہلے ہی ائرپورٹ پر پہنچ جائیں۔

احرام کا طریقہ اور ترتیب

حج اور عمرہ میں سب سے پہلا عمل احرام ہے۔ احرام کسے کہتے ہیں؟ بعض لوگ دو چادروں کو احرام سمجھتے ہیں۔ اس لیے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حج یا عمرے کی نیت کر کے جب یہ دو چادریں پہن لیں تو جب تک حج یا عمرے کو پورا نہ کر لیں اس وقت تک ان دو چادروں کو اتار نہیں سکتے۔ حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔

احرام حقیقت میں حج یا عمرے کی نیت کر کے لبیک پڑھنے کا نام ہے۔

ان دو چادروں کا نام احرام نہیں ہے مگر چونکہ احرام میں مرد حضرات کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے۔ حاجی ان چادروں میں ہی رہتا ہے۔ اس لئے لوگ ان دو چادروں کو ہی احرام کہہ دیتے ہیں مگر حقیقت میں اس کا نام احرام نہیں ہے۔ لہذا اگر یہ دو چادریں گندی بھی ہو جائیں ناپاک ہو جائیں یا میلی ہو جائیں یا کسی اور وجہ سے حاجی احرام کی چادریں بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے بار بار بھی بدل سکتا ہے البتہ پابندیوں والی حالت برابر باقی رہے گی احرام باندھنے سے پہلے حجامت، ناخن وغیرہ ضرور تراش لیں احرام سے پہلے غسل کرنا سنت ہے نہ ہو سکے تو وضو ہی کر لیں۔

مرد کے احرام کا طریقہ

مرد کے احرام میں بغیر سلی ہوئی دو چادریں ہوتی ہیں۔ ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر کو اوڑھ لیں۔ یہ احرام بندھ گیا۔ مگر یاد رکھیں ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔

احرام نیت کر کے لبیک پڑھنے کے بعد شروع ہوگا۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام باندھنے کے بعد اوپر کی چادر سے سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل احرام کے پڑھ لیں۔ ٹوپی پہن کر بھی نفل پڑھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔ احرام کے نفل پڑھنے کے بعد ابھی نیت نہ کریں۔ نیت جب جہاز فضا میں بلند ہو جائے تب کر لیں۔ اگرچہ ہوائی جہاز میں میقات آنے سے کچھ دیر پہلے کپتان کی طرف سے یہ اعلان ضرور ہوتا ہے۔ کہ اب آپ اپنی میقات سے گزرنے والے ہیں۔ مگر آپ اس کا انتظار نہ

کریں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند آگئی اور آپ میقات سے بغیر احرام گزر جائیں۔ اگر اس طرح آپ میقات سے بغیر احرام کے گزر گئے تو آپ پر دم لازم آئے گا۔یعنی حرم میں پہنچ کر ایک بھیڑ یا بکرے کی قربانی کرنا پڑے گی۔لہٰذا سوار ہونے کے بعد جتنی جلدی ہو نیت کر لیں۔

نیت جہاز میں کرنے کا مشورہ حاجیوں کو اس لیئے دیا جاتا ہے کہ اگر خدانخواستہ فلائیٹ لیٹ ہوگئی یا کسی وجہ سے حاجی حج یا عمرہ پر نہ جاسکے تو احرام کی پابندیاں نبھانا مشکل ہو جائے گا۔کیونکہ وہ اب اپنا احرام اس وقت تک نہیں اتار سکے گا جب تک حرم شریف میں ایک جانور کی قربانی نہ کروا لے۔اس لیئے بہتر ہے کہ فلائیٹ میں اڑنے کے بعد نیت کرے۔جو حجاج کرام یہاں سے سیدھے مدینہ منورہ جارہے ہیں ان کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔وہ جب مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ روانہ ہوں تو مدینہ والوں کے میقات ذوالحلیفہ (ابیار علی) سے احرام باندھیں گے۔

عورت کے احرام کا طریقہ

یاد رکھیں عورت کا احرام صرف اس کے چہرے کا کھلا رکھنا ہے۔عورت اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں رہے گی۔موزے، دستانے اور زیورات بھی پہن سکتی ہے۔البتہ چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے۔مگر ایسا بھی نہ ہو کہ بے پردگی ہو۔پردہ بھی ضروری ہے۔سر پر کیپ نما نقاب ڈال سکتی ہیں کہ جس سے پردہ بھی ہو جائے اور منہ پر کپڑا بھی نہ لگے۔عورت کو صرف چہرہ کھلا رکھنا ہے اور سر کو ڈھانپنا ضروری ہے۔اس لیئے بہتر یہ ہے کہ سر پر چھوٹا رومال باندھ لیں تاکہ سر نہ کھلے اور بال نظر نہ آئیں۔ یاد رہے یہ رومال یا کپڑا احرام کا حصہ نہیں ہے۔لہٰذا وضو میں اسکو کھول کر سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔بہت سی مستورات اِسکو احرام کا حصہ سمجھتی ہیں۔اس لیئے اسی کپڑے پر وہ مسح کر لیتی ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔مسح کے وقت اس کپڑے کو اُتارنا ضروری ہے۔

احرام باندھتے وقت اگر عورت ناپاکی کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھے اور دو رکعت احرام کی نہ پڑھے۔پھر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہو مسجد حرام میں نہ جائے جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے مسجد میں جائے اور طواف و سعی کرے۔بہت سارے لوگ چھوٹے بچوں کو بھی حج و عمرہ پر لے جاتے ہیں۔تو نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے گا اور تمام ارکان وافعال بالغ کی طرح ادا کرے گا۔اگر وہ بچہ ناسمجھ اور چھوٹا ہے تو اس کا سرپرست اُس کی طرف سے

احرام باندھے اور تمام ارکان میں اپنے بچے کی بھی نیت کرے۔ نابالغ بچوں کے حج و عمرہ کا ثواب اُن کے سرپرستوں کو مِلے گا۔

احرام باندھنے کے بعد اب آپ کو نیت کرنی ہے

عمرہ کی نیت اس طرح کریں

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ"

"اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لیئے آسان فرما اور قبول فرما۔"

نیت دِل کے اِرادے کا نام ہے۔ زبان سے بھی کہہ دے تو بہتر ہے۔ نیت کرتے ہی فوراً مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین دفعہ تلبیہ پڑھیں:

"لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ"

"میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں، ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں"

اس دعا کو تلبیہ کہتے ہیں۔ یہ حج و عمرہ کی خاص دعا ہے اسکو بار بار اور ہر موقع پر پڑھنا ہے۔ گویا حج و عمرہ میں افضل ذِکر یہی ہے۔ یاد رکھیں نیت کے بعد لبیک پڑھے بغیر آپ کی نیت مکمل نہیں ہوگی۔ اس کے بعد پھر آپ کو بار بار لبیک پڑھتے رہنا ہے۔ احرام باندھ کر جو تلبیہ یعنی لبیک پڑھتے ہیں یہ حضرت ابراہیمؑ کی پکار کا جواب ہے۔

"حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں کو پکارا تھا۔ کہ آؤ اللہ کے در پر حاضری دو اور جو بندے حج و عمرہ میں تلبیہ پڑھتے ہیں تو گویا وہ یوں کہتے ہیں اے اللہ تو نے اپنے بندے حضرت ابراہیمؑ سے آواز لگوا کر ہمیں بلایا تھا۔ تو ہم حاضر ہیں۔ حاضر ہیں۔ تیرے سامنے حاضر ہیں" تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کا احرام بندھ گیا۔ اب سے لیکر مسجد حرام پہنچنے تک یہی تلبیہ بہترین ذکر ہے۔ لہذا تھوڑی بلند آواز کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔

احرام کی پابندیاں

جب آپ نے احرام باندھ کرنیت کرلی اور لبیک پڑھ لیا۔تو آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں۔

1۔اب آپ سراور چہرہ نہیں ڈھانپ سکتے۔بلکہ ہروقت کھلا رہے گا اور عورت چہرہ نہ ڈھانپے۔یعنی اس پر کپڑا نہ لگنے دے۔عورت کیلئے سرکو چھپانا ضروری ہے۔

2۔اب آپ خوشبو نہیں لگا سکتے۔نہ سونگھ سکتے ہیں لیکن بغیر ارادے کے اگر خوشبو سونگھ لی تو کوئی حرج نہیں۔(یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لئے ہے)

3۔آپ چہرہ،سر یا بدن کے کسی حصے کا بال نہیں توڑ سکتے۔ناخن نہیں کاٹ سکتے۔

(یہ حکم مرد وعورت دونوں کیلئے ہے)

4۔سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے۔جیسے کرتا یا پاجامہ،بنیان،وغیرہ۔

(یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے)

5۔بیوی سے صحبت نہیں کر سکتے نہ میاں بیوی کے تعلقات والی بات کر سکتے ہیں۔

(یہ حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے)

6۔ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ دے جوتا اور بوٹ وغیرہ نہ پہنیں سلیپر یعنی ہوائی چپل پہنیں۔(یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے)

7۔حرم کی گھاس،پودا یا درخت کی ٹہنی نہیں توڑ سکتے۔ (یہ حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے)

8۔حرم میں کسی بھی جانور کا شکار یا شکار کی طرف اشارہ نہیں کر سکتے۔یہاں تک کہ اپنے سر یا بدن کی جوں بھی نہیں مار سکتے۔(مرد وعورت دونوں کیلئے)

جو کیڑا انسان کے بدن سے پیدا ہوتا ہے اسکو مارنا منع ہے۔جیسے جوں وغیرہ،اور جو بدن سے پیدا نہ ہوتا ہو اور تکلیف دینے والا ہو تو اس کو مارنا جائز ہے۔جیسے کھٹمل اور مچھر وغیرہ۔بہر حال یہ 8 پابندیاں ہوگئیں مردوں کیلئے اور 6 ہوگئیں عورتوں کیلئے جنہیں دونوں کو نبھانا ضروری ہے۔ان پابندیوں کے خلاف

کرنے کی بعض صورتوں میں دَم یعنی بکرے کی قربانی واجب ہوتی ہے۔بعض صورتوں میں صدقہ فطراور بعض صورتوں میں تھوڑا بہت صدقہ ضروری ہوتا ہے۔لیکن یاد رکھیں چونکہ غلطیاں ہو تی رہتی ہیں ۔ عورتوں سے بھی مردوں سے بھی۔عورتوں کے چہرے پر کپڑا تھوڑا بہت لگ ہی جاتا ہے۔اور مردوں سے بھی تھوڑی بہت کوتاہی ہو جاتی ہے۔تو تھوڑا صدقہ دوران سفر کرتے رہیں۔

یاد رکھیں آپ بڑی اونچی جگہ جارہے ہیں۔جہاں لاکھوں حاجی ہوں گے۔سفر بھی لمبا ہے۔تو آپ پہلے سے ہی اپنے آپ کو تیار کرلیں۔کہ اس سفر میں جو بھی مشقت یا تکلیف پہنچے گی اس پر صبر وتحمل سے کام لیں گے۔غصہ اور لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے۔یہ بہت بُری بات ہے۔یہ سمجھ کر اپنے دل کو سنبھال لیں کہ اللہ کے گھر کا سفر ہے۔اور یہ سب آنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔لہذا لڑائی، جھگڑے اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے رہیں۔اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو اچھی عادتوں کا پابند بنائیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

اب آپ جدہ اُتریں گے

حج وعمرے کا پہلا کام یعنی احرام آپ نے باندھ لیا۔تو آب آپکو مکہ مکرمہ پہنچنے تک کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے۔بس احرام کی پابندیوں کو اچھی طرح نبھانا ہے۔اور لبیک بہت کثرت سے پڑھنا ہے۔

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ"

پاکستان سے یہ سفر تقریباً پانچ گھنٹے کا ہے۔اسکے بعد آپ جدہ اتریں گے۔جدہ میں پاسپورٹ اور کسٹم وغیرہ کی کاروائیوں میں ائیر پورٹ پر آپ کو تقریباً 5 گھنٹے رکنا پڑے گا۔یہاں سے آپکو آپ کے پیکج کے مطابق ہوٹل لے جایا جائیگا۔کبھی کبھی یہاں 10 گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔تو بھائیو ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار رکھیں۔معمولات میں لگے رہیں۔بڑی اونچی جگہ آپ جارہے ہیں۔وہاں کے کارکن اور کام کرنے والوں پر بالکل غصہ نہ کریں۔اور نہ کسی طرح طیش میں آئیں۔بلکہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں۔

اب آپ جدہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوگئے۔جب آپ جدہ سے روانہ ہوں گے تو آپ کے دل کی عجیب کیفیت ہوگی۔اور ہونی بھی چاہیے۔اب آپ اللہ کے گھر پہنچ رہے ہیں۔بڑی اونچی جگہ جارہے ہیں۔یہ سفر جدہ سے مکہ تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے سے دو گھنٹے کا ہے۔

حرم کی حد

مکہ مکرمہ آنے سے تقریباً 23 کلومیٹر پہلے پرانی سڑک پر وہ حدیبیہ والی جگہ ہے۔ جہاں کفار نے آپ ﷺ کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور آپ ﷺ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی جسکو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اور اس کا ذِکر قرآن میں بھی آیا ہے اس جگہ سے لگ کر ایک نئی سڑک بنی ہوئی ہے۔ آج کل بسیں اور گاڑیاں اُسی سڑک سے گزرتی ہیں۔ اس پر حرم کی حد بتانے کیلئے رحل نما گیٹ بنا ہوا ہے ایسا لگتا ہے کہ رحل پر اتنا بڑا قرآن رکھا ہوا ہے۔ یہاں سے جب آپ داخل ہوں گے تو آپ حرم کی حد میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ زمین حرمت اور تقدس کی وجہ سے حرم کہلاتی ہے۔ حرم پاک کے جنگل کا شکار کرنا، خودرو درخت اور تر گھاس کاٹنا حاجی اور غیر حاجی سب کیلئے حرام ہے۔

نہایت ادب اور عظمت کے ساتھ گزریں اور اللہ سے دُعا کریں۔

﴿اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسولؐ کا حرم ہے۔ اس میں جانوروں کو بھی امن ہے۔ تو اس کی برکت سے اور حرمت سے میرے گوشت، کھال اور سارے جسم پر جہنم کی آگ حرام کر دے اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن دے دے اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزار بندوں میں شامل فرما دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے﴾

مکہ معظّمہ میں داخلہ

اب آپ مکہ معظّمہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ وہ سرزمین ہے جسے مخاطب کر کے رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا

''اے شہر مکہ! تو مجھے ہر شے سے زیادہ پسند اور محبوب ہے''

مکہ معظّمہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

﴿اے اللہ۔ اپنے اس مبارک شہر میں مجھے اطمینان و سکون سے رہنا نصیب فرما۔ اور یہاں کے حقوق و آداب پورے کرنے کی توفیق نصیب فرما۔﴾

تھوڑی دیر میں آپ کو مکہ معظّمہ کی خوبصورت عمارتیں نظر آنا شروع ہوں گی۔ آپ اس مقدس شہر میں داخل ہو گئے جہاں کا چپہ چپہ آپکو حضور ﷺ اور صحابہؓ کی قربانیوں سے منور نظر آئے گا۔ یہاں سے استغفار کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ معلم کی بسیں آپکو بلڈنگ تک لے جا کر چھوڑ دیں گی۔ اس کے بعد آپ اپنی رہائش دیکھ لیں۔ اپنا سامان ترتیب سے رکھ لیں۔ ضروریات سے فارغ ہو جائیں۔ اور تھکن ہو تو آرام کر لیں۔ جلد بازی بالکل نہ کریں۔ یہاں آپ بہت سارے حاجیوں کو دیکھیں گے کہ سامان رکھ کے سیدھے حرم کو بھاگ رہے ہیں۔ حالانکہ تھکے ہارے ہیں۔ آپ ان کو دیکھا دیکھی بالکل نہ کریں اور اگر آپ پر تھکن ہو اور یقیناً ہو گی تو آپ آرام کر کے ہشاش بشاش ہو کر حرم شریف میں جائیں۔ تا کہ اطمینان سے ارکان ادا کر سکیں اور اللہ کے گھر کی زیارت کر سکیں۔

''یاد رہے آپ احرام کی حالت میں ہیں اور آپ خوشبو یا خوشبو والا صابن استعمال نہیں کر سکتے''۔

بیت اللہ پر حاضری

اپنے کمرے سے باوضو ہو کر مسجدِ حرام کی طرف چلیں۔ کسی بھی دروازے سے مسجد میں داخل ہوں۔ سنت کے مطابق دُعا پڑھتے ہوئے داہنے پاؤں سے داخل ہوں۔ اس طرح دُعا پڑھیں۔

"بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

جب اندر پہنچ جائیں اور بیت اللہ پر آپکی پہلی نگاہ پڑے تو راستہ سے ایک طرف ہو کر تین دفعہ

"اَللهُ اَكْبَرْ اَللهُ اَكْبَرْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرْ"

کہہ کر درود شریف پڑھ کر خوب دعا کریں۔ بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت مانگی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بہتر ہے پہلی دعا آپ یہ کریں۔

﴿ اے اللہ موت تک میری تمام جائز دعاؤں کو جو میرے حق میں بہتر ہوں اور تجھے پسند ہوں قبول فرما اور میری مغفرت فرما ﴾

اسکے علاوہ جو دعائیں کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ جتنی دیر چاہے کر سکتے ہیں۔ اپنے لئے اپنے گھر والوں کیلیئے اپنے خاندان کیلیئے، پوری امت کیلیئے اللہ سے خوب گڑگڑا کر دُعائیں کریں۔ اس وقت آپ کی ساری دعائیں انشاء اللہ قبول ہیں۔ دُعا سے فارغ ہو گئے اب آپ کو عمرہ کرنا ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور ترتیب

عمرہ کا طریقہ سمجھنے سے پہلے یہاں بیت اللہ میں پہنچ کر ایک بات خاص دھیان میں رکھیں تو انشاء اللہ آپ بڑی تکلیف سے بچ جائیں گے۔ یہاں ہجوم اور بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسکی وجہ سے بعض مرتبہ ساتھی ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں اور بعد میں بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ لہذا پہلے ہی تمام ساتھی مل کر کوئی خاص نشانی گیٹ، کوئی علامت وغیرہ طے کرلیں تاکہ طواف کے دوران اگر ساتھی ایک دوسرے سے بچھڑ جائیں تو سب یہاں آکر اکٹھے ہوں۔ خصوصاً جب آپکے ساتھ مستورات ہوں تو اسکا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جس ہوٹل میں آپ رہائش پذیر ہیں اسکا کارڈ اور پتہ وغیرہ ہر ساتھی کے پاس ہو اور اسکی لوکیشن کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ اب آپ کو عمرہ کرنا ہے۔ عمرہ بہت آسان ہے اور عمرے میں آپ کو 4 کام کرنے ہیں۔ اِن کو ذہن میں بٹھالیں۔

عمرہ میں چار کام

1۔ احرام: احرام باندھ کر نیت کرنا اور لبیک پڑھنا۔ یہ کام آپ نے پہلے ہی کرلیا ہے۔

2۔ بیت اللہ کا طواف کرنا: بیت اللہ کا طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ۔ طواف کہتے ہیں بیت اللہ کے گِرد سات چکر لگانا۔ مرد حضرات رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف کریں گے۔

رمل: کہتے ہیں کاندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا اکڑ کر چلنا جیسے پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے۔ رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے اگر کوئی پہلے تین چکروں میں کرنا بھول گیا تو وہ اگلے چکروں میں نہیں کرے گا کیونکہ جس طرح رمل پہلے تین چکروں میں کرنا مسنون ہے۔ اسی

طرح اگلے چکروں میں نہ کرنا مسنون ہے۔

اضطباع: احرام کی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر رکھنا۔اور دایاں کندھا کھلا چھوڑ دینا۔اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں ہوتا ہے سات چکر کرنے کے بعد اضطباع ختم کردیں۔ دایاں کندھا ڈھانپ دیں بعض لوگ نماز میں بھی اضطباع کی حالت میں ہوتے ہیں۔یادرکھیں اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے۔**اضطباع صرف طواف کے سات چکروں میں ہوگا۔طواف مکمل ہونے کے بعد اضطباع ختم ہوجائے گا۔اوردایاں کندھا ڈھانپ لیا جائے گا۔**

یادرکھیں رمل اور اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہے کوئی نفلی طواف کررہا ہے تو وہ رمل یا اضطباع نہیں کرے گا۔

3۔صفامروہ کے درمیان سعی کرنا: تیسرا کام صفامروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔

4۔حلق یا قصر: چوتھا کام حلق یا قصر ہے حلق یعنی سر منڈوانا اور قصر یعنی بال کتروانا۔

بس یہ چار کام آپ نے کردیے تو آپ کا عمرہ ہوگیا۔

اب اسکو ذرا تفصیل سے اچھی طرح سمجھیے۔

طواف کا طریقہ

عمرے میں آپ کو 4 کام کرنے ہیں۔احرام،طواف،سعی اور حلق۔

احرام آپ کا بندھا ہوا ہے اب آپ کو طواف کرنا ہے۔بیت اللہ کے چار کونے ہیں۔ایک کونے پر حجر اسود ہے۔حجر اسود کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں گے تو آپ کے داہنی طرف رکن عراقی ہے۔اس کے بعد رکن شامی اور پھر رکن یمانی ہے۔

طواف حجر اسود سے شروع ہوگا اور حجر اسود پر ہی ختم ہوگا۔

حجراسود: جنت کا پتھر ہے اوراس وقت چاندی کے حلقے میں ہے پہلے یہ دودھ کی طرح سفید تھا لیکن ابن آدم کے گناہوں نے اسکا رنگ سیاہ کردیا۔ ابن خزیمہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حجراسود اور مقام ابراہیم جنت کے پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالی نے دونوں کی روشنی ختم کردی۔ اگر اللہ تعالی ایسا نہ کرتے تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع یعنی کندھا ننگا کرلیں پھر حجراسود کی سیدھ میں آکر حجراسود کی طرف رُخ کرلیں۔ سیدھ میں آنے کے لئے حکومت نے سبز رنگ کی لائیٹ لگائی ہوئی ہے اس سے آپ سیدھ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب آپ حجراسود کی طرف منہ کریں گے تو اس لائیٹ کی طرف پیٹھ ہوگی۔ سیدھ میں ہوکر پہلے طواف کی نیت کرلیں۔

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْ هَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ "

" اے اللہ میں طواف کی نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لئیے آسان فرما اور قبول فرما "

نیت کرنے کے بعد آپ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں جس طرح نماز میں اٹھائے جاتے ہیں پھر یہ پڑھیں۔

" بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ "

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور اللہ ہی بڑا ہے۔ اللہ کے رسول پر درود اور سلام ہو۔

یہ پڑھنے کے بعد پھر حجراسود کو بوسہ دیا جاتا ہے۔ مگر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ دینا بہت مشکل ہے۔ تو آپ اسی طرح کھڑے کھڑے دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر

" بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ "

پڑھ کر حجراسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو بوسہ دے دیں۔

پھر دائیں طرف سیدھے ہو کر طواف شروع کریں اس طرح کعبہ شریف آپ کے بائیں جانب ہو گا۔ پورا چکر کر کے جب حجر اسود پر پہنچ جائیں گے تو پھر حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

کہ کر ہتھلیوں کو بوسہ دے دیں۔ اس طرح ایک چکر اور دو بوسے ہوئے۔ اسی طرح آپ سات چکر پورے کریں گے تو آٹھ بوسے ہوں گے۔ یہ ایک طواف پورا ہو گیا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ہر چکر میں حجر اسود کے سامنے رخ کر کے دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" کہ کر حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے دونوں ہاتھوں کی ہتھلیوں کو چوم لینا ہے۔ البتہ شروع کے چکر میں پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں گے یاد رکھیں ہر چکر میں ہاتھ صرف سینے تک اٹھا کر حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے بوسہ دینا ہے۔ صرف شروع میں پہلی مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ طواف کے دوران چہرہ، سینہ اور سر وغیرہ بیت اللہ کی طرف کرنا منع ہے۔ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے گا۔ البتہ چکر ختم ہونے پر جب بوسہ دیں گے تو اس وقت بیت اللہ کی طرف سینہ اور چہرہ کرنا مستحب ہے۔ دوران طواف اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ دعا پڑھتے رہیں درود شریف پڑھتے رہیں۔ کچھ نہ آتا ہو تو اپنی زبان میں دعائیں مانگتے رہیں۔ طواف کے دوران سلام و مصافحہ کر سکتے ہیں ضرورت کی بات بھی کر سکتے ہیں۔ البتہ بہت زیادہ بے ضرورت کی بات کرنے سے بچیں۔ مسائل پوچھ سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جو مسلسل لبیک پڑھ رہے تھے وہ سلسلہ عمرہ کے طواف پر ختم ہو جائے گا۔

طواف کے دوران آپ دیکھیں گے کہ بہت سارے لوگ رکن یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں۔ اور دور سے چھوتے ہیں۔ اس میں آپ مسئلہ سمجھ لیں کہ جب آپ رکن یمانی پر پہنچیں اور بھیڑ نہ ہو تو صرف دائیں ہاتھ سے چھو لیں۔ اسکو دایاں ہاتھ لگانا سنت ہے۔ اسکو بوسہ نہ دیں یہ سنت نہیں ہے صرف قریب سے ہاتھ لگانا سنت ہے۔ اگر رش ہے اور آپ قریب سے نہیں چھو سکتے تو دور سے بالکل اشارہ نہ کریں۔

حطیم: دراصل بیت اللہ کا ہی حصہ ہے حضورؐ کی بعثت سے پہلے جب آپؐ کی عمر 35 سال کے قریب تھی۔ اس وقت قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی تو انہوں نے ایک شرط لگائی تھی کہ سب حلال مال لاکر پیش کریں۔ حلال مال کم ہونے کی وجہ سے بجٹ کم پڑ گیا تھا اس لئے انہوں نے یہ حصہ کھلا چھوڑ دیا تھا۔ بعد میں یہ امت محمدیہ کیلئے بہت بڑی رحمت بن گئی۔ کہ اب جو بیت اللہ کے اندر نماز یا نفل پڑھنا چاہتا ہو اور خواہش ہو وہ حطیم میں آ کر نفل نماز پڑھ لے تو گویا اس نے بیت اللہ کے اندر ہی نماز پڑھی آپ لوگوں کو بھی اگر حطیم میں نماز یا نفل کا موقع ملے تو ضرور پڑھیں۔ دوسری ایک اہم بات یاد رکھیں کہ حجر اسود، رکن یمانی، اور ملتزم پر اکثر خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں ہاتھ نہ لگائیں۔ ورنہ دم پڑنے کا خطرہ ہے۔

طواف میں ہر رکن کی الگ الگ دعائیں

خانہ کعبہ کے چار ارکان ہیں۔ ذیل میں ان چاروں ارکان کی الگ الگ دعائیں ذکر کی گئی ہیں۔ طواف میں جب بھی کسی رکن کے سامنے جائیں تو اسکی متعلقہ دعا پڑھیں۔ یاد رہے یہ ہر رکن سے متعلق دعا ہے۔ طواف کی دعا نہیں۔

طواف میں رکنِ عراقی کی دعا۔

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الشِّرۡكِ وَالشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ،
وَسُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ الۡمُنۡقَلَبِ فِی الۡمَالِ وَالۡاَهۡلِ وَالۡوَلَدِ“

”الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ شرک، شک، نفاق اور مسلمانوں میں پراگندگی ڈالنے سے۔ اور بری عادتوں سے اور برے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں“

طواف میں رکنِ شامی کی دعا۔

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ،
يَا عَزِيْزُ ،يَا غَفُوْرُ"

"الٰہی اس حج کو ہر ایک گناہ سے پاک صاف رکھنا، اور میری کوشش کو کامیاب اور قبول فرمانا۔ میرے گناہ بخش دے اور ایسی تجارت نصیب فرما جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو۔ تو ہی غالب اور مغفرت فرمانے والا ہے۔"

طواف میں رکنِ یمانی کی دعا۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ"

"الٰہی میں تیری پناہ میں آیا کفر سے، اور میں تیری پناہ میں آیا فقر و محتاجی اور عذاب قبر سے، اور زندگانی و موت کے فتنہ سے، میں تیری پناہ میں آیا دنیا و آخرت کی رسوائی سے"

رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے رہیں۔

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ"

"اے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے، اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے! اے بہت زیادہ بخشنے والے! اے تمام جہانوں کے پالنے والے"۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان طواف کے دوران کثرت سے دعائیں کریں۔ یہ دعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے۔

طواف کے ہر چکر میں دُعا پڑھیں۔ اگر دعا یاد نہ ہو تو تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں۔ درود شریف پڑھتے رہیں۔

"سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

طواف نفلی ہو یا فرض، اس میں سات ہی چکر ہوتے ہیں۔ نیز اس کی ابتدا حجر اسود کے استلام سے ہوتی ہے یعنی بوسہ لینے سے یا دور سے بوسہ لیکر ہاتھ چومنے سے۔

اور طواف ختم ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل مقام ابراہیم کے پیچھے سر ڈھانپنے کے بغیر پڑھے جاتے ہیں۔ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کریں۔ طواف کے دوران جماعت کی نماز شروع ہونے لگے یا تھکن ہو جائے تو طواف روک دیں اور پھر جس جگہ سے طواف روکا تھا وہاں سے ہی شروع کریں۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو بھی طواف روک دیں۔ اور وضو کر کے طواف اسی جگہ سے شروع کریں جدھر چھوڑا تھا۔ طواف کے دوران با جماعت نماز پڑھنے کی صورت میں بازوؤں کو ڈھک لیں۔ کیونکہ اضطباع صرف طواف کی حالت میں کرنا سنت ہے۔

اگر عورت حالت حیض میں ہے تو غسل یا وضو کر کے احرام باندھ کر عمرے یا حج کی نیت کرے۔ اور تلبیہ پڑھ لے۔ دوگانہ نفل نہ پڑھے۔ اور جب تک وہ اس حالت میں ہے طواف اور سعی نہیں کرے گی۔ اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو فوراً طواف کرنا بند کر دے اور مسجد سے باہر چلی جائے۔ خواتین طواف میں رمل نہیں کریں گی یہ صرف مردوں کے لیے خاص ہے۔ ہجوم ہونے کی صورت میں خواتین حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کریں، بس دور سے ہی استلام کریں۔ اسی طرح ہجوم ہونے کی صورت میں رکن یمانی کو بھی نہ چھوئیں۔

طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف

طواف کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو آپ کو دو رکعت نفل واجب الطّواف پڑھنا ہیں۔ یہ دو رکعت ہر طواف کے بعد واجب ہیں۔

مقام ابراہیمؑ: کے پیچھے اگر سہولت سے جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت واجب پڑھ لیں اس وقت آپ کی زبان پر یہ آیت ہو تو بہتر ہے۔

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی"

طواف کے فوراً بعد احرام میں جو اضطباع تھا وہ ختم کر دیں۔ یعنی داہنا کندھا ڈھانپ دیں۔ طواف کی ان دو رکعتوں میں سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھی جائے۔ ہجوم کے دوران مقام ابرہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ مسجد الحرام میں کسی بھی جگہ ادا کریں۔ نماز پڑھ کر اللہ سے خوب گڑگڑا کر دعا کریں۔

مقام ابراہیمؑ

خوبصورت جالیوں میں جنت کا پتھر ہے۔ جس پر حضرت ابراہیمؑ کے دونوں قدموں کے نشانات ہیں یہ وہ مبارک پتھر ہے۔ جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ اور یہ پتھر خود بخود ضرورت کے مطابق اونچا ہوتا جاتا تھا۔ سنہری جالی میں وہ مبارک پتھر اور حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشانات آپ دیکھ سکتے ہیں۔ جالی کو ہاتھ لگانا اور چومنا منع ہے۔

ملتزم

طواف اور دو رکعت نماز نفل سے فراغت کے بعد اگر موقع ملے اور سہولت ہو تو ملتزم پر آئیں۔ حجرہ اسود اور کعبہ کے دروازے کے بیچ میں تقریباً دو گز کے قریب بیت اللہ کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔ یہ دُعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے۔ اس سے حضور اکرم ﷺ اس طرح لپٹ کر اور اپنے بال اور رخسار رکھ کر دُعا

فرماتے تھے جس طرح بچہ اپنی ماں سے لپٹتا ہے۔ اگر یہاں جانے کا موقع نہ ملے تو خود کو بھی تکلیف میں نہ ڈالیں اور نہ ہی دوسروں کو تکلیف میں ڈالیں۔

آب زم زم

اس کے بعد آپ زم زم پر آئیں۔ جگہ جگہ کولر پڑے ہوئے ہیں۔ ٹھنڈا اور نارمل ہر طرح کا پانی ملتا ہے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیٹ بھر کے زم زم کا پانی یہ دعا پڑھتے ہوئے پیئیں۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ"

"اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں"

مسجد حرم میں ہر جگہ زمزم کا پانی باآسانی مل جاتا ہے۔ کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ زمزم کا پانی پی کر اس کا کچھ حصہ سر اور بدن پر ڈالنا بھی مستحب ہے۔ زم زم کے پانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت اور تاثیر رکھی ہے کہ حاجی جس مقصد سے جس ارادے سے اور جس نیت سے اس کو پیتا ہے اللہ اس کی وہ مراد اور اس کا وہ مقصد پورا فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے۔ جو بھوکے کیلئے کھانا اور بیمار کیلئے شفا ہے (طبرانی)"

لہذا اس قیام کے زمانے میں جس قدر ہو زم زم کا پانی پیئیں اللہ نے آپ کو موقع دیا ہے۔ پاکستان میں لانے کیلئے زمزم ائیر پورٹ پر ہی پیکنگ میں دستیاب ہوتا ہے جو کہ تقریباً دس ریال کا مل جاتا ہے۔ آپ کو مکہ مکرمہ سے لانے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی سعودیہ کی پیکنگ کے علاوہ آپ کسی اور پیکنگ میں پانی لے جا سکتے ہیں۔ ایک حاجی کو ایک پیکنگ مل جاتی ہے جس میں تقریباً پانچ لیٹر زمزم ہوتا ہے۔

عمرہ کا تیسرا کام صفا مروہ کے درمیان سعی

عمرہ کا پہلا کام احرام باندھنا تھا۔ دوسرا کام طواف تھا۔ اب آپ کو تیسرا کام کرنا ہے۔ صفا مروہ کے درمیان سعی۔ پہلے پہاڑی صفا آتی ہے۔ کچھ فاصلے پر دوسری پہاڑی مروہ آتی ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ صفا پر پہنچ کر آپ قران مجید کی یہ آیت پڑھیں۔

"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہ"

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں"

پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کی طرح ہاتھ اٹھالیں۔ اور سعی کی نیت کریں۔

"اے اللہ میں عمرے کی سعی کرتا ہوں تو اسے آسان فرمادے اور قبول فرما"

اور تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" کہیں اور ساتھ میں تین بار یہ دعا پڑھیں۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا۔ وہ ایک ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

پھر بیت اللہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں۔ یہ دعا کے قبول ہونے کا خاص مقام اور خاص وقت ہے۔ پھر صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف عام چال سے چلیں۔ دعائیں

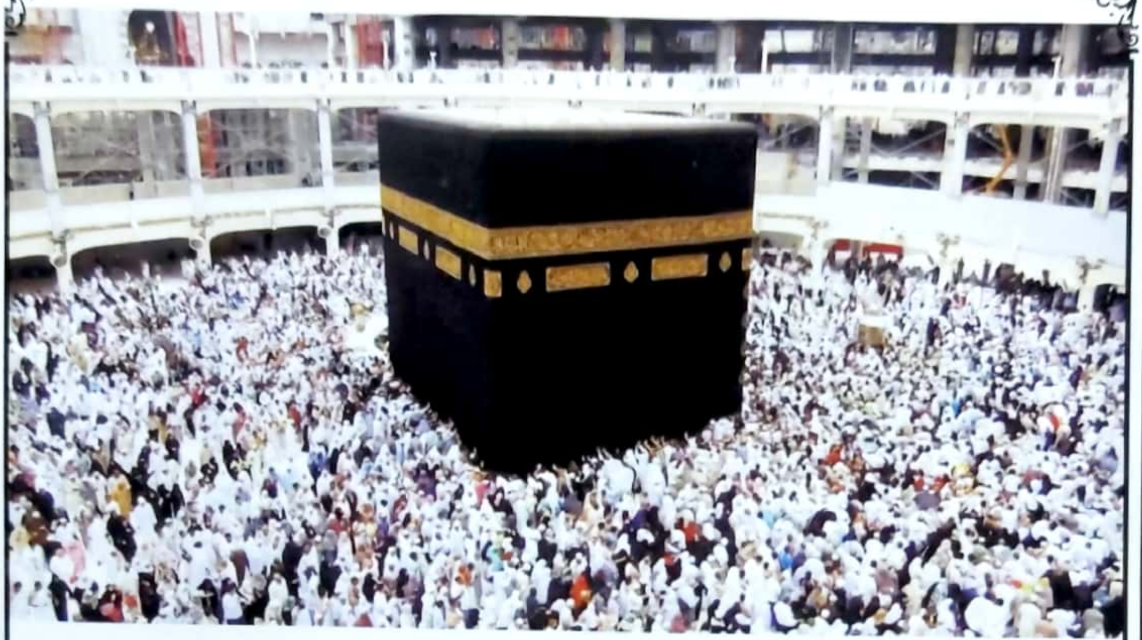
عمرہ کا نقشہ

عمرہ میں چار کام کرنا ہوتے ہیں جن میں دو فرض اور دو واجب ہیں۔

1	نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام	فرض
2	رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف	فرض
3	صفا اور مروہ کے درمیان سعی	واجب
4	سر منڈوانا یا بال کٹوانا	واجب

حرم میں نماز پڑھتے ہوئے ایک بات کا دھیان رکھیں کہ آپ کے دائیں بائیں یا آگے کوئی عورت نہ کھڑی ہو جائے۔ ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز خراب ہوتی ہے۔ عورت کے دائیں طرف والے کی، بائیں طرف والے کی اور عورت کے پیچھے پڑھنے والے کی۔ حج و عمرہ کے موقعہ پر مسجد الحرام میں بہت زیادہ خیال رکھیں۔ اگرچہ بھیڑ کی وجہ سے احتیاط بہت مشکل ہوتی ہے مگر پھر بھی اتنا تو ضرور خیال رکھیں کہ اپنے سے اگلی صف میں کوئی عورت نہ ہو۔ اور دائیں بائیں لگ کر بھی کوئی عورت کھڑی نہ ہو۔ اگر آپ سے اگلی صف میں یا دائیں بائیں کوئی عورت کھڑی ہو جائے تو آپ آگے بڑھ جائیں البتہ مسجد نبویؐ میں عورتوں کا بالکل الگ انتظام ہے مسجد حرم میں طواف کی وجہ سے الگ انتظام حکومت کیلئے مشکل ہے۔

.... الحمد اللہ آپ کا عمرہ پورا ہوا ....



حجر اسود





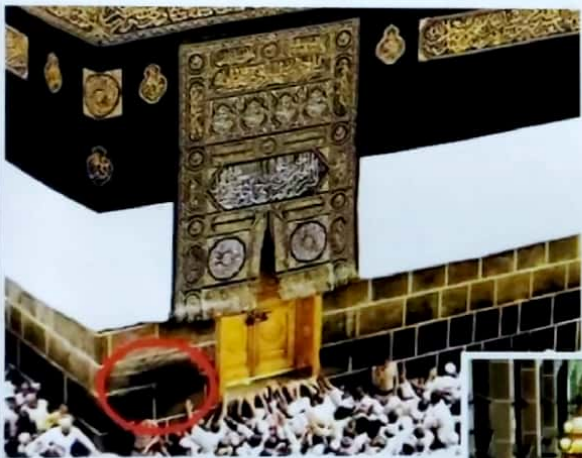
رکن یمانی



مقام ابراہیمؑ



حطیم



ملتزم



صفامروہ

مسجد نمرہ



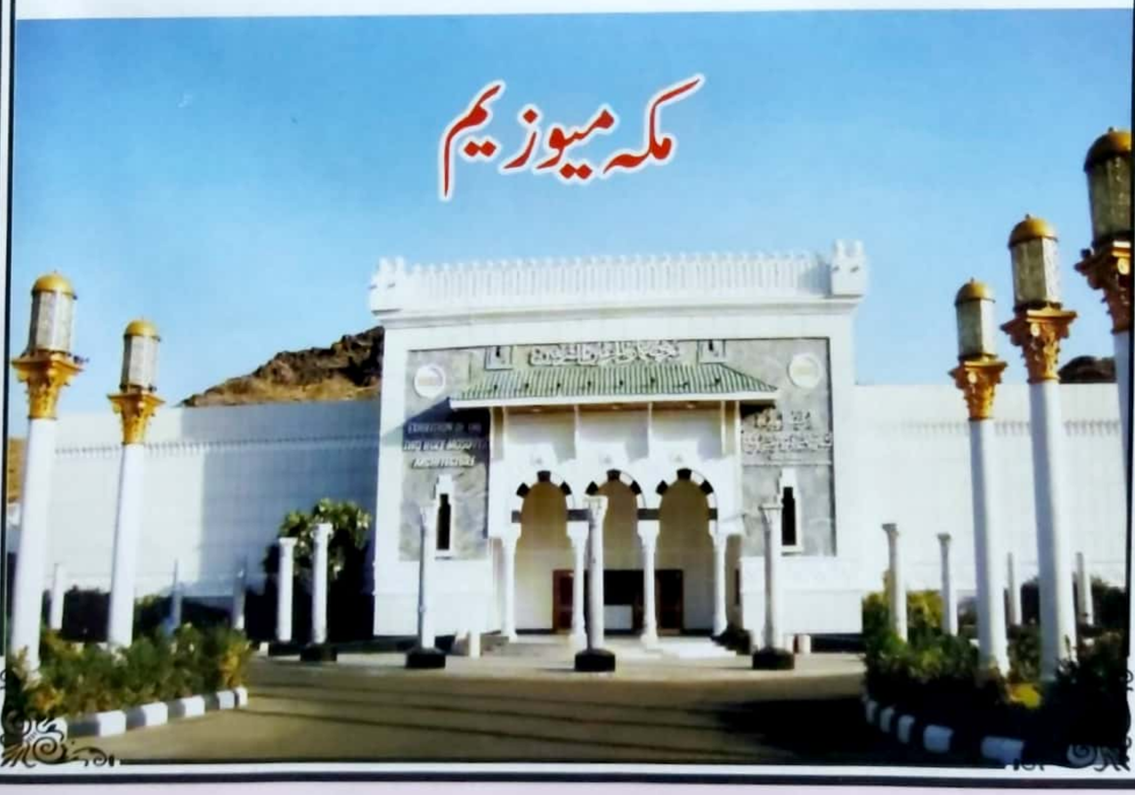
منیٰ





مزدلفہ


مسجد عائشہ


مکہ میوزیم



غار حرا



عرفات



جبل رحمت



نہر زبیدہ



مولدالنبی



جنت المعلیٰ



مسجد جن



غار ثور

مکہ مکرمہ کے مقامات زیارت

مکہ مکرمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ جن کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں البتہ وہاں جاکر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے باآسانی موقع ملے توان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا بہتر ہے۔ ذیل میں ان مقامات کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے۔

مولدالنبی (رسول اکرم ﷺ کی جائے پیدائش)

یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں حضور پاکؐ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اجکل یہاں ایک لائبریری قائم ہے۔ صفا پہاڑی سے تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر یہ عمارت نظر آئے گی۔ اس عمارت پر مکتبہ مکۃ المکرّمہ لکھا ہوا ہے

جنت المعلیٰ:

یہ مکہ مکرمہ کا تاریخی اور جنت البقیع کے بعد سب سے افضل قبرستان ہے۔ یہاں پر متعدد صحابہ کرامؓ تابعین، بزرگان دین کی قبریں ہیں۔ اسی قبرستان میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بھی آرام فرما ہیں۔ یہاں باہر رہ کر دور سے سلام کرنا مناسب ہے۔

مسجد جن:

یہ مسجد قدیمی قبرستان جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ اس مقام پر رسول اکرم ﷺ نے جنات کی ایک جماعت سے بیعت لی تھی۔ پہلے یہاں ایک میدان ہوا کرتا تھا۔ اب یہاں جو مسجد تعمیر کی گئی ہے اسکو مسجد جن کہتے ہیں۔

غارِ ثور:

یہ غار جبل ثور کی چوٹی کے بالکل قریب ہے رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے موقع پر یہاں تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا تھا۔ جبل ثور کی چڑھائی ناہموار اور سیدھی ہے اور اس پر چڑھنا کافی دشوار ہے اور غار تک پہنچنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

غارِ حرا:

مکہ مکرمہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع جبل نور پر یہ مقدس غار واقع ہے۔ یہ مقدس غار جو غار حرا کے نام سے جانا جاتا ہے تاریخ اسلام میں اہم ترین مقام رکھتا ہے۔ یہاں پر رسول اکرم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس غار کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہے۔ آپ ﷺ اسی غار میں اکثر و بیشتر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہیں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبوت و رسالت کی نوید لیکر آئے۔ پہلی وحی آپ ﷺ پر اسی غار میں نازل ہوئی۔

میدانِ عرفات:

مزدلفہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر، منیٰ سے تقریباً دس اور مکہ مکرمہ سے تقریباً 9 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اسکو عرفہ بھی کہا جاتا ہے اور عرفات بھی۔ میدان عرفات کا چپہ چپہ انوار خداوندی سے منور ہے۔ 9 ذوالحجہ کو حجاج کرام ایک دن کیلئے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ یعنی یہ میدان پورے سال میں صرف ایک دن کے لئے آباد ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی اسکی ساری آبادی رخصت ہو جاتی ہے۔ عرفہ میں اسی ایک دن کا قیام حج کا اہم رکن ہے۔ اگر کوئی حج کرنے والا حج کے تمام ارکان ادا کرے مگر عرفات میں ایک دن قیام کا موقع کھودے تو اسکا حج نہیں ہوتا۔ اور فدیہ وغیرہ سے بھی اسکی تلافی نہیں ہوتی۔ یہی وہ میدان ہے جہاں دنیائے ارضی پر حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ کی ملاقات ہوئی۔

جبلِ رحمت:

میدان عرفات میں مسجد نمرہ سے ڈیڑھ کلومیٹر شمال مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے۔ جسے جبلِ رحمت کہتے ہیں۔ میدان عرفات میں آنے کے بعد اسی پہاڑ کے نزدیک وقوف کرنا حجاج کیلئے سب سے افضل ہے۔ اسکے قریب ہی حضور پاک ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔ اور اسی جگہ قرآن کریم کی آخری آیات نازل ہوئی تھیں۔ اسی پہاڑ پر ایک ستون بھی ہے جسکا رنگ سفید ہے۔ اسکو لوح ابجد بھی کہا جاتا ہے۔

مسجد نمرہ:

عرفات میں واقع ہے اور سال میں صرف ایک دن کیلئے حج والے دن کھلتی ہے۔ یہاں مفتی اعظم حج کا خطبہ دیتے ہیں۔

منیٰ:

منیٰ حدودِحرم کے اندر ہے۔حج کے ایام میں یہاں حاجیوں کے قیام کے لیے خیموں کی عارضی بستی بسائی جاتی ہے۔یہیں پرحضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماریں جب وہ آپ کے راستے میں رکاوٹ بنا۔ اسی مقام پرحضرت اسماعیلؑ کے بدلے میں جنت سے آیا ہوا دنبہ ذبح کیا گیا۔

مزدلفہ:

عرفات سے منیٰ واپسی پرتقریباً بارہ مربع کلومیٹر کے رقبہ پر محیط حدِحرم کا علاقہ ہے۔حجاج یہاں نو اور دس ذوالحجہ کی درمیانی شب قیام کرتے ہیں۔مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی علاقہ کو وادی محسر کہتے ہیں۔ یہاں یمن کے عیسائی بادشاہ ابراہہ کا ہاتھیوں کا لشکر ابابیلوں سے تباہ ہوا تھا۔یہاں سے تیز تیز چل نکلنے کا حکم ہے کیونکہ یہاں عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔

مسجد عائشہؓ:

یہ مسجد حدودِحرم سے باہر تنعیم میں مدینہ روڈ پر تقریباً سات کلومیٹر دور واقع ہے۔حدودِحرم کے سب سے نزدیک حدِحرم یہی ہے۔نفلی عمرہ کیلئے یہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔

مسجد جعرانہ:

مکہ سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔یہاں سے حاجی احرام باندھ کر عمرہ کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔

مکہ میوزیم:

پرانے جدہ روڈ پر تقریباً دس منٹ کی مسافت پر یہ میوزیم واقع ہے۔اس میوزیم میں مسجد حرم اور مسجد نبویؐ کے نوادرات رکھے ہوئے ہیں۔جیسے بیت اللہ کا غلاف، حجر اسود کا اوپر کا خول، مقام ابرہیم کا جالی والا حصہ، زمزم کے کنویں کا اوپری حصہ، بیت اللہ کا پرانا دروازہ۔یہ بہت ہی قابل دید جگہ ہے۔مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران اس جگہ کی زیارت کو ضرور آئیں۔

اسکی بلڈنگ کے ساتھ ہی وہ جگہ ہے جہاں بیت اللہ کا غلاف تیار کیا جاتا ہے۔اس کو کسوہ کعبہ بھی کہتے ہیں۔

زیارت مدینہ منورہ

حج وعمرہ کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء تاجدار مدینہ رسول مقبول ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عظمت ومحبت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ اسکا تقاضا ایمان والے کو فطری طور پر بھی ہونا چاہیے کہ دیار قدس میں پہنچنے کے بعد روضہ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس روانہ نہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری وفات کے بعد کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی“۔

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

”کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی“

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

”جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا“

دیار حبیب کا سفر

جب مدینہ طیبہ کی طرف چلیں تو راستے میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور محبت نبوی ؐ کو بیدار کرنے کیلئے اگر آپ کو ذوق ہو تو نعتیہ اشعار بھی خوب پڑھیں۔ حرمین شریفین کے قیام اور خاص طور پر مدینہ منورہ میں پانچ چیزوں کا خوب اہتمام کریں تاکہ یہ چیزیں ہمیشہ کیلئے عادت بن جائیں

☆ گناہوں سے بچنا ☆ درود شریف کی کثرت ☆ اتباع سنت

☆ قرآن کی تلاوت ☆ دین کی دعوت

مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف آپکا سفر بس سے ہوگا۔ بسیں اور گاڑیاں تقریباً پانچ گھنٹوں میں آپکو مدینہ منورہ پہنچادیں گی۔ آپ کو راستے میں کہیں غسل کرنے یا لباس تبدیل کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اس لیے مناسب ہے کہ آپ مدینہ منورہ کی روانگی سے پہلے غسل کرلیں اور مدینہ منورہ میں حاضری کی نیت سے

اچھے کپڑے پہن لیں۔خوشبو لگائیں۔راستے میں خوب ذوق وشوق کے ساتھ درود وسلام پڑھتے رہیں۔

مدینہ طیبہ میں داخلہ

جب مدینہ منورہ کے درخت اور عمارتیں وغیرہ نظر آنے لگیں تو ذوق وشوق کو بیدار کر کے خوب درود شریف پڑھیں۔خشوع خضوع اور تواضع کی کیفیت پیدا کریں۔جب مدینہ منورہ سے قریب ہونے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

"اے اللہ یہ تیرے حبیبؐ کا شہر ہے تیرے حبیبؐ نے تیرے حکم سے اس کو حرم قرار دیا ہے اس میں میرے داخلے اور میری حاضری کو ہر قسم کے عذاب سے امان کا ذریعہ بنا"

اور مدینہ میں داخلے کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر خشوع خضوع کے ساتھ یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللهِ مَاشَآءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

"رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا"

ترجمہ: "اے پروردگار مجھے صحیح طور پر داخل کیجئے اور مجھے صحیح طور پر نکالیئے اور اپنی طرف سے میرے لئے مددگار بنا دیجئے"۔

پھر یہ دعا کریں

"اے اللہ جس کرم سے تو نے مجھے یہ دن دکھایا ہے کہ میں تیرے حبیبؐ کے محبوب شہر میں داخل ہو رہا ہوں اُسی کرم سے تو مجھے یہاں کی خاص برکتیں عطا فرما اور ان تمام باتوں سے میری حفاظت فرما جو اُن برکتوں سے محرومی کا باعث ہوں۔"

مسجد بنوی میں حاضری

مسجد نبوی سید الانبیا ﷺ کی مسجد ہے۔ اسلئے یہ تمام مساجد کی سردار ہے اسکی زیارت کیلئے سفر کرنا ایک مستقل عبادت اور اہم فضیلت وسعادت ہے۔ خانہ کعبہ کے بعد یہ دوسری قدیم عبادت گاہ ہے۔ اس مسجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

''میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد تمام انبیاء کی مسجد کی خاتم ہے۔ یہ مسجد الحرم کے بعد تمام مساجد میں اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس کی زیارت کی جائے اور اسکی طرف ثواب کی نیت سے سفر کیا جائے''۔

مدینہ منورہ میں بھی بسیں آپ کو آپکی بلڈنگ تک پہنچادیں گی۔ سامان ترتیب سے رکھ کر ضروریات سے فارغ ہوکر غسل کرکے صاف کپڑے پہن کر سب سے پہلے مسجدِ نبوی ﷺ پر حاضر ہوں۔ یہاں بھی یہ بات دھیان میں رکھیں کہ اگر آپ تھکن محسوس کریں تو آرام کرکے اور ہشاش بشاش ہوکر پھر مسجدِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوں۔

مسجد میں داہنے پاؤں سے داخل ہوتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ الْفَتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف

اگر رش زیادہ نہ ہو تو سب سے پہلے مسجد کے اُس حصے میں جائیں جو روضۂ اقدس اور قبر شریف کے درمیان ہے۔ جس کے متعلق خود حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''میرے ممبر اور حجرے کی درمیانی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے''

ریاض الجنۃ کی پہچان کیلئے یہاں سفید سا قالین بچھا ہوا ہے۔ یہاں پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں

تحیۃ المسجد کے بعد اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کریں۔ آپ بہت اُونچی جگہ پہنچے ہیں جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ عُلماء نے لکھا ہے کہ اس موقع پر سجدہ شکر بھی کر لیں پھر اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کریں۔

مسجد نبوی کے ستون اور ریاض الجنّۃ

ریاض الجنّۃ کی پہچان کیلئے یہاں سفید سنگِ مرمر کے سات ستون ہیں جن کو استوانہ کہا جاتا ہے۔ دعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے۔

پہلا ستون محراب سے متصل ہے جسکو استوانہ حنانہ کہتے ہیں۔ اس ستون سے ٹیک لگا کر حضور اکرم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔ دوسرا ستون محراب کی بائیں جانب ہے جسکو استوانہ عائشہ کہتے ہیں اس جگہ کے بارے میں حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے اگر میں اسکی فضیلت لوگوں کو بتا دوں تو لوگ وہاں نماز کیلئے قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ کیونکہ یہ جنّت کا ٹکڑا ہے اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہؓ نے کی تھی۔ اس لیے اس کو استوانہ عائشہ کہتے ہیں۔ استوانہ عائشہ کی بائیں جانب **استوانہ ابولبابہ** ہے۔ اس جگہ حضرت ابولبابہؓ صحابی رسول نے ایک غلطی پر خود کو کھجور کے ستون سے باندھ لیا تھا پھر ان کی توبہ قبول ہونے پر خود حضورِ اکرم ﷺ نے ان کو کھولا تھا۔ روضہ اقدس کی جالی میں تین ستون ہیں۔ آدھے جالی کے باہر ریاض الجنّۃ میں اور آدھے جالی کے اندر کے حصے میں ہیں۔ ان تمام ستونوں پر نام لکھا ہوا ہے۔

پہلا استوانہ سریر ہے یہاں آپ ﷺ اعتکاف فرماتے تھے۔ اس کے قریب دوسرا استوانہ حرس ہے یہاں صحابہ کرامؓ شروع میں رات کو آپ ﷺ کے حجرہ مقدسہ کی نگرانی کرتے تھے (اور بعد میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ ہے کہ **"اور اللہ لوگوں سے خود تیری حفاظت کرے گا"** اس کے قریب استوانہ وفود ہے یہاں آپؐ بیرون سے آنے والوں کے ساتھ بات چیت کرتے معاہدہ کرتے اور دین سکھایا کرتے اور اسی میں ایک ستون ہے جسکو استوانہ جبریل کہتے ہیں۔ یہ سات ستون اور ریاض الجنّۃ کا پورا حصہ قبولیت دعا کیلئے خاص ہے۔ اور یہاں نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ لہٰذا جب موقع

ملے جتنا موقع ملے آپ ریاض الجنّۃ کے اندر کے حصے میں نمازیں ادا کریں۔

دن کے وقت یہاں بہت رش ہوتا ہے۔کوشش کریں کہ رات کے آخری پہر آپ ریاض الجنّۃ میں پہنچیں۔خواتین کیلئے ریاض الجنّۃ کا ایک حصہ مخصوص وقت میں عموماً صبح سات تا بارہ بجے، پھر ظہر تا عصر پھر عشاء کے بعد مختص کیا جاتا ہے۔اور یہ ٹائم ٹیبل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

روضئہ اقدس پر درود و سلام

تحیۃ المسجد اور دعا سے فارغ ہو کر پورے ادب اور ہوش کے ساتھ روضۂ اقدس پر آئیں اور نہایت ادب کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک ﷺ میری بات بنفس نفیس سُن رہے ہیں ہلکی آواز سے سلام عرض کریں۔

جالی میں پیتل کے تین حلقے / دائرے بنے ہوئے ہیں۔ان میں جو بڑا ہے وہ حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کے سامنے ہے دوسرے دائرے کے برابر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور تیسرے دائرے حلقے کے برابر میں حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ان تین دائروں / حلقوں کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پیش کرنا ہے تینوں الگ الگ دروازوں کے سامنے کھڑے ہو کر نہیں بلکہ ان حلقوں/دائروں کے سامنے کھڑے ہو کر۔یہ دھیان رکھیں کہ بھیڑ یہاں زیادہ ہوتی ہے تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے اسکا خاص خیال رکھیں۔جب نزدیک پہنچ جائیں تو بہت ادب کے ساتھ نگاہ کو جھکائے ہوئے مختصر طور پر یوں سلام عرض کریں۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ"

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ"

اس کے بعد جن دوستوں نے، بزرگوں نے اور عزیزوں نے آپ سے سلام پیش کرنے کی فرمائش کی ہے ان کا سلام حضور پاکؐ کو پہنچائیں نام یاد ہوں تو نام لیکر یا سب کی طرف سے اس طرح کہیں۔

یارسول اللہ ﷺ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے چند بزرگوں عزیزوں اور دوستوں نے سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کیلئے بھی اپنے رب سے مغفرت مانگیں وہ بھی آپ کی شفاعت کے طلبگار اور امیدوار ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پر سلام

حضور پاکؐ پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ دائیں طرف آگے بڑھ کر دوسرے حلقے کے پاس حضرت ابوبکرؓ پر سلام پیش کریں۔

"السلام علیک یاخلیفۃ رسول اللہ"

آپؓ پر سلام ہو اے اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ، غار میں آپ کے ساتھی، سفروں میں آپؐ کے رفیق، آپؐ کے رازوں کے امین ابوبکر صدیقؓ آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکو امت محمدیہ ﷺ کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

پھر جن لوگوں نے سلام کا کہا ہو ان کا سلام پہنچائیں۔

حضرت عمر فاروقؓ پر سلام

حضرت ابوبکرؓ پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ دائیں طرف آگے بڑھ کر تیسرے دائرے کے پاس آجائیں اور حضرت عمرؓ کو ان الفاظ میں سلام عرض کریں۔

"آپؓ پر سلام ہو اے امیر المومنین عمر فاروق جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ اے مسلمانوں کے امام، زندگی اور موت میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ اللہ تعالیٰ آپکو امت محمدیہ کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے"۔

سلام پیش کرنے کے بعد پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہو ان کا سلام پہنچائیں۔

اسکے بعد اگر رش نہ ہو تو ریاض الجنّۃ جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر خوب دعا مانگیں۔ مدینہ منورہ کے قیام کو خوب غنیمت سمجھیں جہاں تک ہو سکے زیادہ وقت مسجد نبویؐ میں گزاریں اور درود شریف جتنا کثرت سے پڑھ سکیں پڑھتے رہیں وقت بالکل ضائع نہ ہو اس کا خیال رکھیں۔

زیارت جنت البقیع

مدینہ طیبہ میں مسجد نبویؐ اور روضہ اقدس کے بعد سب سے اہم مقام وہاں کا قدیمی قبرستان جنت البقیع ہے جو حرم نبویؐ سے بالکل ملا ہوا ہے۔ کیسا خوش نصیب یہ جنت کا ٹکڑا ہے خود رسول اللہؐ نے کتنے مرنے والوں کو اپنے ہاتھ سے اس میں دفن کیا ہے آپؐ کی اکثر بیویاں، آپکی بیٹیاں اور اہل بیت کے بہت سے ممتاز افراد اور کتنے جلیل القدر صحابہ اور بے شمار تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے ان گنت آئمہ اور اولیاء اکرام اس میں آرام کر رہے ہیں۔ اسی قبرستان میں حضرت فاطمہؓ، حضرت عباسؓ، حضرت حسنؓ بھی مدفون ہیں۔ اسی قبرستان میں سیدنا عثمان غنیؓ بھی مدفون ہیں۔ اس قبرستان میں جتنے لوگ مدفون ہیں ان میں سب اونچا اور بڑا مقام حضرت عثمان غنیؓ ہیں۔ کہنے والے نے صحیح کہا ہے۔

"دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز"

لہذا جتنا موقع ملے جنت البقیع کی بھی زیارت کرتے رہیں۔ ان میں مدفون تمام لوگوں کیلئے اور اپنے لیے دعائیں کرتے رہیں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کا ثواب

مدینہ منورہ کے قیام کے زمانے میں مسجد نبویؐ میں باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔ مسجد نبویؐ میں باجماعت نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے ایک حدیث شریف میں حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرم کے کیونکہ مسجد حرم میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلے میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

ایک حدیث شریف میں ابن ماجہ روایت کرتے ہیں۔ "مسجد نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے"۔

مسجد نبویؐ میں چالیس نمازیں

مدینہ منورہ کے قیام میں افضل ترین عمل یہ ہے کہ سرکار دو عالمؐ پر درود شریف کثرت سے پڑھا جائے اور نمازوں کو باجماعت مسجد نبوی میں ادا کیا جائے۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی بڑی فضیلت ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے میری اس مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں ان میں سے ایک بھی نماز فوت نہ ہوئی ہو یعنی چھوٹی نہ ہو تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین پروانے ملتے ہیں"۔

☆ جہنم سے حفاظت کا پروانہ

☆ عذاب الٰہی سے حفاظت کا پروانہ

☆ نفاق سے حفاظت کا پروانہ

لہذا مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کا پورا اہتمام کریں اور فکر کریں۔

مدینہ منورہ کی زیارتیں

جنت البقیع

مسجد نبوی کے ساتھ یہ قبرستان ہے جس میں بڑے بڑے صحابہ اکرامؓ اور اولیاء اللہؒ مدفون ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے اسی قبرستان والے اٹھیں کے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی میں اٹھوں گا۔ میرے ساتھ ابو بکرؓ، عمرؓ اور حضرت عیسیٰؑ اٹھیں گے اس کے بعد بقیع قبرستان والے اٹھیں گے یہ قبرستان دنیا کے سارے قبرستانوں میں افضل ہے"۔

جنت البقیع کی زیارت کریں اور اس میں مدفون خوش نصیبوں کیلیئے دعائے مغفرت کریں اور اپنے لئے بھی مغفرت طلب کریں۔

جبل اُحد وشہدائے اُحد

مدینہ منورہ سے تقریباً 4 کلومیٹر پر یہ مقدس جنتی پہاڑ جبل احد واقع ہے جس کے بارے میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سب سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔

"حضور اکرم ﷺ نے جبل احد کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم جبل احد پر آؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو۔"

اس لئے زائرین کو وہاں کے درخت پودے بوٹی وغیرہ کھالینا چاہیئے۔ اسی پہاڑ کے دامن میں اسلام کی مشہور لڑائی غزوہ احد ہوئی تھی۔ جس میں خود حضور اکرمؐ بھی زخمی ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور ستر صحابہؓ شہید ہوئے، انہی شہدا میں حضورؐ کے حقیقی چچا سید الشہدا حضرت امیر حمزہؓ

بھی ہیں۔ تمام شہدا اسی جگہ مدفون ہیں اُحد کا یہ قدیمی قبرستان خوبصورت جالی سے بند کر دیا گیا ہے
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا
"جو کوئی شہداء احد پر گزرے اور ان کو سلام بھیجے تو یہ لوگ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہیں گے"
لہذا شہداء احد کی زیارت کریں اور سلام کا تحفہ پیش کریں۔

مسجد قباء

مدینہ منورہ سے تقریباً 3 کلومیٹر کے فاصلے پر یہ خوبصورت مسجد ہے ہجرت کے سفر میں مدینہ سے پہلے قباء میں آپؐ نے 14 دن قیام فرمایا۔ اور مسجد بھی آپؐ نے خود تعمیر فرمائی اس مسجد کا اور اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی ذکر فرمایا ہے۔
"وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی اسکا زیادہ حق بنتا ہے کہ میرے محبوب آپ ﷺ اس میں قیام فرمائیں۔ اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے"۔
اس مسجد کی بھی ضرور زیارت کریں اور اس میں نماز بھی پڑھیں۔ روایت میں ہے کہ ہر ہفتہ کے دن حضور اکرمؐ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجد قباء میں تشریف لاتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ **"مسجد قباء میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرے کے برابر ہے"** لہذا یہاں بھی حاضری دیں اور نماز پڑھ کر یہ شرف حاصل کریں۔

مسجد جمعہ

ہجرت کے سفر میں قباء سے آپ مدینے کیلئے روانہ ہوئے تو جمعہ کا دن تھا۔ راستے میں بنو سالم کا محلّہ پڑتا ہے۔ وہاں رک کر آپؐ نے جمعہ ادا کیا یہ اسلام کا پہلا جمعہ تھا اس جگہ اب خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

مسجد قبلتین

یہ وہ مسجد ہے جس میں کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم آیا تھا۔ یہ مسجد مدینہ منورہ سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی مگر آپ کا قلبی رجحان بیت اللہ کی طرف رخ کرنا تھا۔ اس لیے بار بار آپ ﷺ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھتیں تھیں۔ ایک دفعہ آپ ظہر کی نماز کی امامت فرما رہے تھے اور رخ انور بیت المقدس کی طرف تھا۔ دو رکعت پڑھانے کے بعد تیسری رکعت میں اچانک حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور وحی کے ذریعے تحویل قبلہ کا حکم سنایا اور سورۃ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیت نمبر 144 نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میرے محبوب آپؐ کے چہرے کے بار بار آسمان کی طرف اٹھنے کو ہم دیکھ رہے ہیں لو ہم اسی قبلہ کی طرف آپؐ کو پھیرے دیتے ہیں جس کی آپؐ کو دلی آرزو ہے میرے محبوب اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیجیئے"۔

تو آپؐ نماز میں ہی بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اسی لئے اسکو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف منہ کر کے پڑھی گئی تھی۔ اسکے بعد آپ ﷺ نے پہلی مکمل نماز عصر خانہ کعبہ کی طرف چہرہ مبارک کر کے مسجد نبویؐ میں ادا فرمائی۔

مسجد اجابہ

جنت البقیع سے شمال کی جانب ہے اسکو مسجد بنو معاویہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ کبھی یہاں بنو معاویہ رہا کرتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی اور دیر تک دعا کی۔ اسکے بعد فرمایا میں

نے اپنے رب سے تین دعائیں کی ہیں۔

☆ کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو۔

☆ کہ میری امت اجتماعی طور پر غرق نہ ہو۔

☆ کہ میری امت کے آپس میں اختلافات اور لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔

مسجد غمامہ

یہ مسجد مسجد نبوی کے جنوب مغرب میں باب السلام سے نصف کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے قریب ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی مساجد واقع ہیں۔ یہ اس میدان میں واقع ہے جسکو آپ ﷺ نے نماز عید کیلئے منتخب فرمایا تھا۔ ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے نجاشیؓ کی غائبانہ نماز جنازہ بھی اسی مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ آپ ﷺ نے نماز استسقاء بھی اسی مسجد میں ادا فرمائی تھی اور اسی وقت بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہو گئی تھی۔ اسی لئے اسکو غمامہ یعنی بادل والی مسجد بھی کہتے ہیں۔

مسجد فتح

مدینہ منورہ کے شمال میں ایک پہاڑ سلع پر واقع ہے۔ اسکو مسجد فتح اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق کے دوران نصرت و فتح کی وحی آپ ﷺ پر اس جگہ نازل کی تھی اور آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تھا "اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و فتح کی وحی پر خوش ہو جاؤ" غزوہ خندق اسی مسجد کے پاس ہوئی تھی۔

مدینہ منورہ سے واپسی

مدینہ منورہ کا قیام جب پورا ہو جائے اور واپسی کا وقت آجائے تو یقیناً وہ وقت ایمان والے کیلئے ایک سانحہ سے کم نہ ہوگا۔ اس دن آپ خاص اہتمام سے رخصتی ہی کیلئے روضہ اقدس پر حاضر ہوں۔ پہلے دو رکعت نفل ریاض الجنتہ میں پڑھ کر خوب دعا کریں۔ اگر ریاض الجنتہ میں رش کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو کہیں بھی پڑھ لیں اور اپنی دعا میں یہ ضرور کہیں۔

''اے اللہ تیرے محبوب رسولؐ اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہریوں کے حقوق و اداب کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئی ہیں ان کو اپنے خاص کرم سے معاف فرما اور میری یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو۔ اس کے بعد بھی مجھے یہاں کی حاضری کی توفیق دے۔ قیامت کے دن اپنے رسول ﷺ کی شفاعت اور آپؐ کا قرب نصیب فرما''۔

اس کے بعد روضہ اقدس پر حاضر ہوں۔ صلوٰۃ و سلام پیش کریں استغفار اور شفاعت کی پھر درخواست کریں اور کوشش کریں کہ رخصت کے کچھ آنسو ضرور نکل آئیں یہ قبولیت کی علامت میں سے ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی صورت بنائیں اور چلتے وقت ہو سکے تو کچھ صدقہ کریں اور واپسی میں سفر کے آداب کی رعایت کے ساتھ واپس ہوں۔

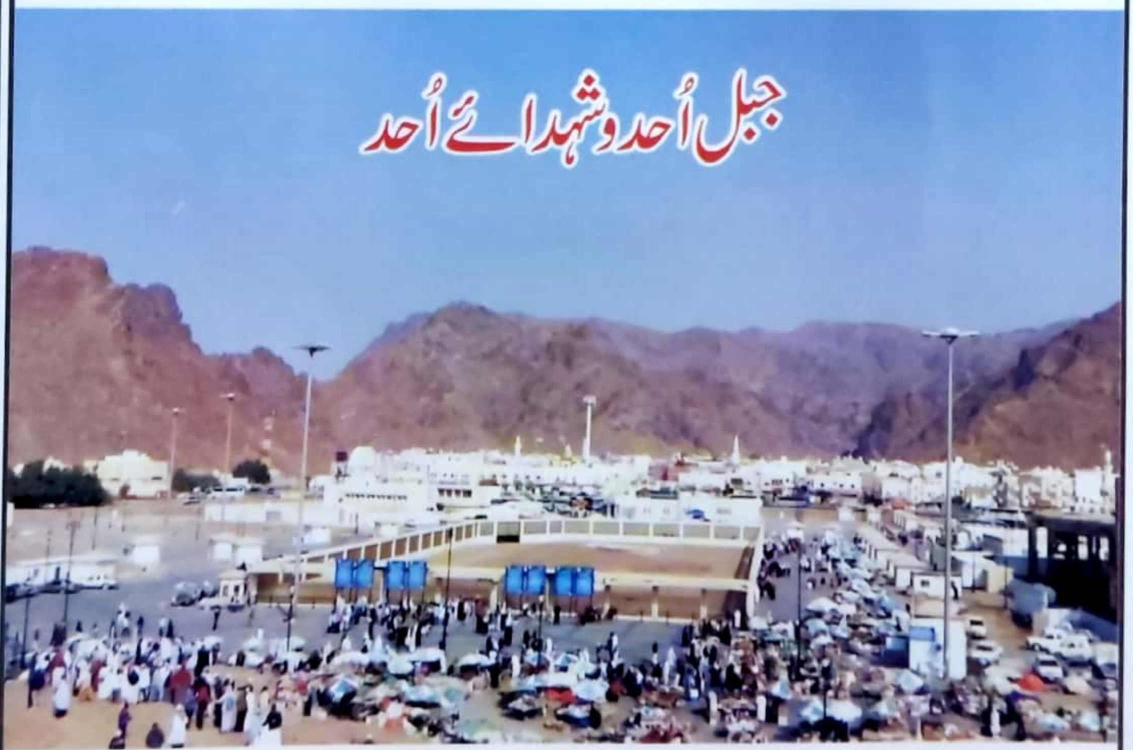
اٹھ کے ثاقب گو چلا آیا ہوں اس کی بزم سے
دل کی تسکین کا مگر سامان اسی محفل میں ہے

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆


مواجھہ شریف


ریاض الجنۃ

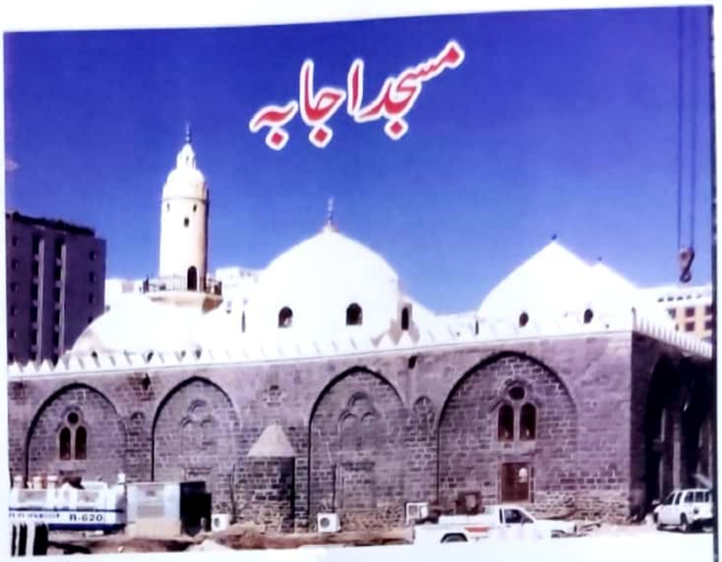

جنت البقیع

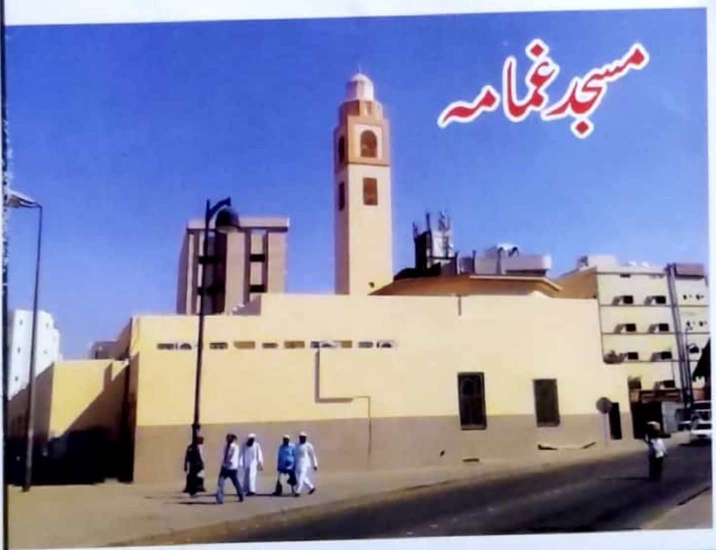

جبل اُحد و شہدائے اُحد


مسجد قباء


مسجد جمعہ


مسجد قبلتین


مسجد اجابہ


مسجد غمامہ


مسجد فتح